اشاعت نمبر:۲۰ سلسلہ: احکام قرآن۔ تاریخ:یکم شعبان المعظم ۱۴۴۵

منکوحہ عورتوں کے لیے قرآن میں وارد کلمات

کوئی دوماہ پرانی بات ہے کہ ایک مضمون نظر سے گزرا جس میں سائل نے پوچھا کہ قرآن مجید میں بیوی کے لیے کہیں لفظ زوج آیا ہے اور کہیں امر اۃ، قرآنی اصطلاح کے مطابق دونوں میں کوئی فرق ہے یا نہیں، اور اگر ہے تو وہ کیا ہے؟

جواب میں لکھا تھا کہ اگر مرد و عورت کے درمیان جسمانی تعلق کے ساتھ ساتھ ذہنی ہم آہنگی بھی ہو تو ایسے مقام پر لفظ زوجہ آیا ہے۔ اور اگر صرف جسمانی تعلق ہو، اور عقیدے یا کسی اور وجہ سے ذہنی تعلق نہ ہو تو ایسی عورت کو امرأة سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور اگر تعلق برائے نام ہو، یا مطلقاً تعلق کی نفی مقصود ہو تو صاحبۃ آیا ہے۔ اور ہر ایک دعوے پر قرآن کریم سے شواہد بھی پیش کیے گئے تھے۔

اول نظر میں یہ مضمون صحیح معلوم ہوتا ہے، لیکن گہرائی میں اتر کر دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ حقیقت اس سے مختلف ہے، آئیے مسئلہ محبوثہ کا تفصیلی مطالعہ کرتے ہیں۔

1۔ سب سے پہلے یہ واضح کر دیا جائے کہ قرآن کریم میں کہیں بھی لفظ زوجہ نہیں آیا ہے، بلکہ زوجہ کے لیے کہیں زوج اور کہیں ازواج آیا ہے، اور یہ لفظ جوڑے کے معنی میں آتا ہے، مرد عورت کا اور عورت مرد کا جوڑا ہوا کرتی ہے، اسی لیے ان کو زوج سے تعبیر کیا ہے۔

بلکہ اس سے بھی آگے آسمان و زمین، دن و رات اور سیاہ و سفید بھی قرآنی اصطلاح کے مطابق آپس میں ازواج یعنی جوڑے ہوتے ہیں، ایسے وسیع المعنیٰ لفظ کو ایک خاص مفہوم کے ساتھ مختص نہیں کیا جا سکتا۔

2-مضمون نگار نے کہیں بھی یہ دعوی نہیں کیا کہ مفہوم زوجیت کے لیے صرف تین کلمات آئے ہیں، لیکن انداز بیان سے کچھ یہی سمجھ میں آتا ہے کہ مضمون نگار کے نزدیک معنی زوجیت کو بتانے کے لیے بس یہی تین کلمات آئے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں، ہماری ناقص معلومات کی روشنی میں زوجہ کے مفہوم کی ادائیگی کے لیے اور بھی کلمات آئے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے۔

3-قرآن کریم میں بیوی کے لیے کثرت کے ساتھ النساء آیا ہے، رمضان المبارک کی راتوں میں بیوی کے قریب جانے کی اباحت کا ذکر ان الفاظ میں ہے:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ۔ [سورۂ بقرہ:۱۸۷]

اس کے علاوہ دسیوں مقامات پر النساء اور نسائکم وغیرہ کلمات وارد ہوئے ہیں۔

4-قرآن کریم میں بیویوں کے لیے أھل کا لفظ بھی آیا ہے، فرمایا:

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۔ [سورۂ قصص:۲۹]

یعنی موسیٰ نے مقررہ مدت پوری کرلی اور اپنی اہلیہ کو لے کر روانہ ہوئے تو طور کی طرف آگ دیکھی، اپنی بیوی سے کہا: رکو میں نے آگ دیکھی ہے، ہوسکتا ہے کہ وہاں سے کوئی خبر یا آگ کا شعلہ لے کر آؤں تاکہ تم گرمی حاصل کرسکو۔

ان آیات میں اہل سے مراد بیوی ہی ہے، جیساکہ التفسیر الوسیط میں ہے۔

ان آیات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن کریم میں معنی زوجیت کو بتانے کے لیے زوج، امرأۃ اور صاحبة کے علاوہ دوسرے کلمات بھی وارد ہوئے ہیں۔

5-مضمون میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ جہاں جسمانی تعلق اور ذہنی ہم آہنگی دونوں ہوں وہاں لفظ زوج آیا ہے، جب کہ بہت سے ایسے مقامات پر بھی لفظ زوج آیا ہے جہاں ذہنی تعلق سمجھ میں نہیں آتا ہے، مثلاً لعان کے سلسلے میں فرمایا گیا:

وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ [سورۂ نور:٦]

جہاں بدگمانی کے باعث لعان کی نوبت آپہنچی ہو وہاں ذہنی ہم آہنگی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، پھر بھی قرآن نے یہاں بیویوں کو ازواج سے تعبیر فرمایا ہے۔

ظہار کے باب میں فرمایا:

وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۔ [سورۂ احزاب:۴]

تم اپنی جن بیویوں کے ساتھ ظہار کرتے ہو وہ تمھاری مائیں نہیں ہیں۔

جس عورت سے ظہار ہو اس کے ساتھ ذہنی ہم آہنگی چہ معنی دارد؟

بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی، بلکہ قرآن کریم نے بیوہ عورتوں کو بھی ازواج سے تعبیر فرمایا، اور آئندہ جن سے نکاح ہوسکتا ہے ان کو ازواج سے تعبیر فرمایا، سورۂ بقرہ میں بیوہ عورتوں کے حوالے سے فرمایا:

وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ۔

یعنی جو تم میں فوت ہوجائیں، اور اپنے بعد بیویاں چھوڑ جائیں، وہ بیویاں چار مہینے دس دن خود کو نکاح سے روکے رکھیں۔ [سورۂ بقرہ:۲۳۴]

اور آئندہ نکاح میں آنے والی عورتوں کے حوالے سے دوسرے مقام پر فرمایا:

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ۔ [سورۂ تحریم:۵]

ترجمہ: اگر وہ تمھیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انھیں تم سے زیادہ بہتر بیویاں عطا فرمادے۔

ان تمام آیات میں مذکورہ ضابطے کے بر خلاف ایسی خواتین کے لیے زوج اور ازواج وغیرہ کلمات وارد ہوئے ہیں جن سے ذہنی تعلق سمجھ میں نہیں آتا ہے۔

6- مضمون میں یہ بھی ہے جہاں جسمانی تعلق ہو اور عقیدے یا کسی وجہ سے ذہنی تعلق نہ ہو تو ایسے مقام پر امرأۃ آیا ہے، جب کہ متعدّد مقامات پر اس ضابطے کے بر خلاف ساتھ رہنے والی خواتین کو بھی امرأۃ سے تعبیر کیا گیا ہے، مثلا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ کے لیے فرمایا گیا:

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ۔ [سورۂ ذاریات: ۲۹]

یہاں پر یہ تاویل کی جا سکتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی اس بیوی سے اولاد نہیں تھی اسی لیے زوج کے بجائے إمرأۃ آیا ہے، لیکن حضرت عمران -جن کے نام پر سورۂ آل عمران ہے- کے پاس حضرت مریم جیسی مقدس بیٹی موجود تھیں، اس کے باوجود حضرت عمران کی زوجہ کے لیے امرأۃ آیا ہے، ارشاد باری ہے:

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ [سورۂ آل عمران: ۳۵]

یہاں پر بھی مذکورہ ضابطے کے مطابق زوج آنا چاہیے تھا، لیکن امرأۃ آیا ہے۔

7- مضمون میں یہ بھی ہے جہاں تعلق برائے نام ہو وہاں صاحبہ آیا ہے، لیکن ایک جگہ قیامت کے دن کفار کے ساتھ ان کی بیویوں کے جہنم میں ڈالے جانے کا ذکر ہے، اور وہاں ان کی بیویوں کو ازواج سے تعبیر کیا گیا ہے، فرمایا:

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ۔ [سورۂ صافات: ۲۲ - ۲۳]

ظالموں کو اور ان کے جوڑوں کو اور اللہ کے سوا جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے سب کو جمع کرو، اور انھیں جہنم کے راستے پر ہانک دو۔

اس آیت میں ازواج کا لفظ آیا ہے، اور یہاں ازواج کی تحدید میں کئی اقوال ملتے ہیں، جن میں ایک قول کے مطابق یہاں ازواج سے مراد ان کی بیویاں ہیں، اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں جسمانی تعلقات اور ذہنی ہم آہنگی کے فقدان کے باوجود بیویوں کے لیے ازواج کا لفظ آیا ہے۔

ان تمام آیات کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم میں رشتہ زوجیت کو بتانے کے لیے مختلف کلمات ذکر کیے گئے ہیں، اور مقتضائے حال کے مطابق جہاں جو کلمہ موزوں تھا وہاں وہی کلمہ ذکر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن سمجھ کر پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین، یارب العالمین۔